بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمرہ کرنے والے کو جدہ سے واپس بھیج دیا تو اس نے جانور ذبح ہونے سے پہلے حلق کروالیا تو کیا حکم ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید عمرے کی نیت سے حالت احرام میں لاہور سے جدہ ائیر پورٹ پہنچا لیکن کچھ مسائل کی وجہ سے وہ پاسپورٹ کنٹرول کے عملے کی طرف سے کلیئر نہیں ہوا اور اسے ڈی پورٹ کر دیا گیا۔ واپس پاکستان آکر وہ اپنے گھر آگیا۔ یہاں کسی سنی عالم دین سے حکم پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ حرم میں کوئی جانور ذبح کروائیں اور احرام سے باہر آجائیں اور بعد میں اس عمرے کی قضا لازم ہے۔ زید نے حرم شریف میں ایک بندے سے رابطہ کیا کہ جانور ذبح کر دو۔ اس نے کہا کہ ٹھیک ہے ایک گھنٹے تک جانور ذبح ہو جائے گا، لیکن اس وقت فوری طور پر جانور حرم میں ذبح کروانے کی صورت نہ بنی۔ تین گھنٹے بعد زید نے اس شخص سے رابطہ کیا لیکن رابطہ نہ ہوا۔ زید سمجھا کہ رات زیادہ ہوگئی ہے شاید اس وجہ سے رابطہ نہیں ہو رہا، صبح بات کرلوں گا۔ چونکہ ایک گھنٹے کا وقت دیا تھا، اب تو تین گھنٹے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا لہذا زید نے یہ سمجھتے ہوئے کہ جانور ذبح ہو گیا ہوگا، احرام سے باہر آنے کی نیت سے سارے سر کا حلق کروالیا۔ حلق ہوتے ہی اس بندے کی کال آگئی کہ جانور نہیں مل رہا تھا لہذا اب ملا ہے تو اسے ذبح کرنے لگا ہوں لہذا حلق کے بعد جانور ذبح ہوا۔ اس دوران مزید احرام کے ممنوعات کا ارتکاب نہیں کیا۔ اس کے بعد کوشش کرنے سے دو دن میں ہی مسئلہ حل ہو گیا اور زید نے جا کر عمرہ قضا کرلیا۔ اب عرض یہ ہے کہ اس ساری صورت حال کے پیش نظر زید پر مزید کوئی دم یا کفارہ لازم آیا یا نہیں؟ اگر کفارہ ہے تو کیا ہے؟

جواب

صورت مسئولہ میں زید پر مزید ایک دم لازم ہے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ جب زید حالت احرام میں جدہ پہنچا اور کسی بھی وجہ سے پاسپورٹ کنٹرول کے عملے کی طرف سے کلیئر نہ ہونے کے باعث عمرہ کیے بغیر ڈی پورٹ کر دیا گیا تو وہ محصر ہوا کیونکہ عند الشرع احصار جس طرح حج میں متحقق ہوتا ہے، اسی طرح عمرہ میں بھی ہوتا ہے اور محصر اگر ہدی کے ذریعے احرام سے باہر آنا چاہے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ حرم شریف ہدی (قربانی کی شرائط پر پورا اترنے والا جانور) بھیجے جو اس کی طرف سے ذبح کی جائے یا ہدی کی قیمت بھیجے جس سے جانور خرید کر اس کی طرف سے ذبح کیا جائے۔ ہدی کا جانور ذبح ہونے سے پہلے وہ احرام سے باہر نہیں آسکتا۔ اس پر احرام کی پابندیوں کی رعایت رکھنا لازم ہوتا ہے۔ اور

مذکورہ صورت میں جب زید نے حرم میں جانور ذبح ہونے سے پہلے ہی حلق کروالیا اگرچہ یہ گمان کرتے ہوئے کہ جانور ذبح ہوگیا ہوگا تو اس کی وجہ سے بھی اس پر ایک دم لازم آیا کیونکہ حرم میں ہدی ذبح ہونے سے پہلے محصر محرم پر وہ سب کچھ لازم ہوتا ہے جو غیر محصر محرم پر لازم ہوتا ہے اور غیر محصر محرم اگر دوران احرام اپنا کل یا کم از کم چوتھائی سر منڈالے تو اس پر دم لازم آتا ہے لہذا محصر پر بھی اس کی وجہ سے ایک دم لازم آیا۔

اللہ تعالی قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ ۚ وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ ؕ﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور حج اور عمرہ اللہ تعالی کے لئے پورا کرو پھر اگر تم روکے جاؤ تو قربانی بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔" (سورۃ البقرۃ، پارہ: 2، آیت: 196)

صحیح بخاری میں ہے: "عن نافع ان عبداللہ بن عمر حین خرج الی مکۃ معتمراًفی الفتنۃ قال ان صددتم عن البیت صنعنا کما صنعنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فاھل بعمرۃ من اجل ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان اھل بعمرۃ عام الحدیبیۃ" حضرت نافع سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب ایام فتنہ میں عمرہ کے لئے مکہ کی طرف نکلے تو فرمایا کہ اگر تمہیں بیت اللہ سے روک دیا جائے تو ہم وہی کریں گے جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ہمراہی میں کیا۔ پھر عمرے کا احرام باندھا اس لئے کہ حدیبیہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ (صحیح بخاری، ج 1، ص 331، مطبوعہ لاھور)

محصر کی تعریف بیان کرتے ہوئے فتاوی عالمگیری میں ہے "المحصر من أحرم ثم منع عن مضي في موجب الإحرام سواء كان المنع من العدو أو المرض أو الحبس أو الكسر أو القرح أو غيرها من الموانع من إتمام ما أحرم به حقيقة أو شرعا وهذا قول أصحابنا رحمهم الله تعالى، كذا في البدائع" ترجمہ: محصر وہ شخص ہے کہ جس نے احرام باندھا پھر موجبات احرام کر گزرنے سے روک دیا گیا۔ برابر ہے کہ یہ روکنا دشمن کی طرف سے ہو یا مرض یا قید یا ہڈی ٹوٹنے یا زخم لگنے وغیرہ کی وجہ سے جس چیز کا احرام باندھا ہے اسے حقیقۃً یا شرعاً پورا کرنے سے رکاوٹ ہو اور یہی ہمارے اصحاب کا قول ہے جیسا کہ بدائع میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الاِحصار، جلد 1، صفحہ 255، مطبوعہ بیروت)

احصار جس طرح حج میں ہوتا ہے یونہی عمرہ میں بھی ہوتا ہے چنانچہ بدائع میں ہے: "الاحصار کما یکون عن الحج یکون عن العمرۃ عند عامۃ العلماء" علمائے عامہ کے نزدیک احصار جس طرح حج میں ہوتا ہے اسی طرح عمرہ میں بھی ہوتا ہے۔ (بدائع الصنائع، ج 3، ص 190، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

احصار کا حکم بیان کرتے ہوئے فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے: "واما حکم الاحصار فھو ان یبعث بالھدی او بثمنہ لیشتری بہ ھدیاً ویذبح عنہ ما لم یذبح لا یحل وھو قول عامۃ العلماء سواء شرط عند الاحرام الاھلال بغیر ذبح عند الاحصار اولم یشترط ویجب ان یواعد یوماً معلوماً یذبح عنہ فیحل بعد الذبح ولا یحل قبلہ حتی لو فعل شیئاً من محظورات الاحرام قبل ذبح الھدی یجب علیہ ما یجب علی المحرم اذا لم یکن محصراً" ترجمہ "اور بہر حال احصار کا حکم یہ ہے کہ قربانی یا اس کی قیمت بھیجے تا

کہ اس سے قربانی کا جانور خرید اجائے اور اس کی طرف سے ذبح کیا جائے۔ جب تک ذبح نہیں کیا جائے گا احرام نہیں کھلے گا اور یہی قول عامہ علماء کا ہے برابر ہے کہ احرام باندھتے ہوئے احصار کے وقت بغیر ذبح کے احرام کھولنے کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو اور واجب ہے کہ ایک معین دن کا وعدہ لے لے جس دن اس کی طرف سے ذبح کیا جائے گا پس ذبح کے بعد احرام کھولے، پہلے نہیں کھول سکتا حتی کہ اگر ذبح سے پہلے ممنوعات احرام میں سے کسی ممنوع کا ارتکاب کیا تو اس پر وہی واجب ہوگا جو محرم پر واجب ہوتا ہے جب وہ محصر نہ ہو۔ (فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ 255، مطبوعہ کوئٹہ)

اگر محصر جانور ذبح ہونے سے پہلے ممنوعات احرام کا ارتکاب کرے اگرچہ یہ گمان کرتے ہوئے کہ جانور ذبح ہوگیا ہوگا تو بھی اس پر کفارہ لازم ہوتا ہے چنانچہ درمختار میں ہے ”فلو ظن ذبحه ففعل کالحلال فظهر أنه لم یذبح أو ذبح في حل لزمه جزاء ما جنی“ ترجمہ: پس اگر محصر نے ہدی ذبح ہونے کا گمان کرتے ہوئے، ایسے کام کیے جو غیر محرم کرتا ہے پھر یہ ظاہر ہوا کہ جانور ذبح نہیں ہوا تھا یا حرم میں ذبح نہیں ہوا تھا تو جو جرم اس نے کیا ہے اس کی جزاء اس پر لازم ہوگی۔ (درمختار، کتاب الحج، باب الاحصار، جلد2، صفحہ 592، مطبوعہ بیروت)

اگر محصر محرم نے ہدی ذبح ہونے سے پہلے حلق کرلیا تو اس پر دم لازم ہوگا۔ جیسا کہ البحر العمیق میں ہے: ”یحرم علیه ما یحرم علی المحرم غیر المحصر، فلا یحلق راسه، ولا یفعل شیئا من محظورات الاحرام حتی یکون الیوم الذی واعدهم فیه، ویعلم ان هدیه قد ذبح، لقوله تعالی: ﴿**و لا تحلقوا رئوسکم حتی یبلغ الهدی محله**﴾ حتی لو فعل شیئا من محظورات الاحرام قبل ذبح الهدی یجب علیه ما یجب علی المحرم اذا لم یکن محصرا، قال صاحب البدائع: حتی لو حلق قبل الذبح یجب علیه الفدیة“ ترجمہ: محصر محرم پر وہ سب کچھ حرام ہوتا ہے جو غیر محصر محرم پر حرام ہوتا ہے، وہ اپنے سر کا حلق نہیں کرے گا، اور احرام میں ممنوعہ چیزوں میں سے کچھ نہیں کرے گا یہاں تک کہ وہ دن آجائے جس میں انہوں نے باہم وعدہ کیا تھا اور وہ جان لے کہ اس کی ہدی ذبح ہو چکی ہے، اللہ تعالی کے اس فرمان کی وجہ سے ”اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے“ حتی کہ اگر محصر محرم نے ہدی ذبح ہونے سے پہلے ممنوعات احرام میں سے کوئی فعل کیا تو اس پر وہی کچھ لازم ہوگا جو غیر محصر محرم پر لازم ہوتا ہے، صاحب بدائع نے فرمایا: اگر محصر محرم نے ذبح سے پہلے حلق کیا تو اس پر دم لازم ہوگا۔ (البحر العمیق، صفحہ 94,2093، مطبوعہ مؤسسۃ الریان سعودیہ)

حرم میں ہدی ذبح ہونے سے ہی محصر احرام سے باہر آجاتا ہے، حلق کروانا ضروری نہیں ہوتا تاہم بہتر یہ ہے کہ حلق کروالے چنانچہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: ”محصر کو احرام سے باہر آنے کے لیے حلق شرط نہیں مگر بہتر ہے۔“ (بہار شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ 1196، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: JTL-0744

تاریخ اجراء: 17رجب المرجب1444ھ/09فروری2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net